سوال

اہل تصوف کی عبادات میں بکثرت بدعات ہوتی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل صوفیہ کے سلسلے بکثرت پائے جاتے ہیں' مثلاً نقشبندیہ اورقادریہ' ہمارے ہاں مراکش میں جیلانیہ' تجانیہ' ترقاویہ' وازانیہ' دلائیہ' ناصریہ' علویہ' کتانیہ اوردیگر بہت سے ناموں سے سلسلے موجودہیں۔ میں نے ان کے اورادووظائف دیکھے توباہم ملتے جلتے ہیں۔ سب کے ہاں صبح کے اورادمیں سوبار استغفار اور سوبار درود شریف (مختلف الفاظ کے ساتھ) اورسوبار لاالہ الااللہ اورشام کو بھی اسی قسم کے وظیفے میں' اس کے ساتھ نماز بروقت اداکرنے کی ترغیب ہے۔ کیونکہ جوشخص ان سے وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کے لئے نماز باجماعت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ لیکن اخوان المسلمون کے بعض علماء کہتے ہیں کہ صوفی طرق میں شامل ہونے والا شخص گمراہ' بدعتی اور مشرک ہے' کیونکہ جناب رسول اللہa اور صحابہ کرامe کے دورمیں صوفیانہ سلسلے اور طریقے موجود نہیں تھے۔ اس لئے میں آپ سے تسلی بخش جواب چاہتا ہوں' کیونکہ ''مشرک'' کا لفظ بہت سخت ہے اور مشرک پر تو جنت حرام ہے اوراس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

صوفیانہ سلسلہ کے مشائخ پر زہداور عبادت کا رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کی عبادتوں میں بکثرت بدعتیں اور خرافات موجودہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے منفرد نام کا ذکر کرنا مثلاً (اللہ۔ حی۔ قیوم) یا ضمیر غائب کے ساتھ اس کا ذکر کرنا۔ ھو۔ ھو۔ ھو...) یا ایسے نام سے ذکر کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام بیان نہیں فرمایا مثلاً (آہ۔ آہ۔ آہ) اس کے ساتھ ساتھ وہ جھومتے ہیں، کبھی نیچے جھکتے ہیں، تالیاں بجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شعروں کے الفاظ یا ذکر کے کلمات کے حرکات وسکنات کو منضبط کرنے کے لئے بسا اوقات ساز بھی بجاتے ہیں۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے قولاً ثابت ہیں نہ عملاً اورنہ خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرامؓ ان سے واقف تھے۔ بلکہ یہ سب نوایجاد کام ہیں۔ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک بلیغ وعظ ارشاد فرمایا' جس سے ہمارے دلوں میں خشیت پیدا ہوئی اور آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ ہم نے عرض کی ''یا رسول اللہa! یہ تو ایسا لگتا ہے جیسے الوداع کہتے وقت نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ تو ہمیں (کوئی خاص) وصیت فرمائیے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعة وان کان عبداً حبشیاً، وانه من یعش منکم فیسری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین عضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الأمور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة)

''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور (حکم) سن کر تعمیل کرنے کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ ایک خلافائے راشدین کی سنت پر قائم رہنا۔ اسے داڑھوں سے (خوب مضبوطی سے) پکڑنا اونئے نکالے جانے والے کاموں سے بچنا۔ کیونکہ ہر نیا نکالا جانے والا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے ''حسن صحیح'' قرار دیا ہے۔ اسی طرح سوال میں استغفار اور درود شریف کے ورد کے متعلق جو

سوال کیا گیا ہے' اس کا بھی یہی جواب ہے۔ وہ اگرچہ بامعنی کلام ہے اور وہ بنیادی طور پر کار ثواب اور شرعی عبادت ہے۔ لیکن رسول اللہa سے یہ ثابت نہیں کہ اس کے لئے صبح اور شام کا وقت مقرر کیا جائے یا ان اوقات میں ان کی ایک تعداد مقرر لی جائے جس میں کمی بیشی نہ کی جائے۔ یا شیخ اپنے مرید سے کسی خاص ذکر کا وعدہ لے' عبادت میں اس طرح کی تخصیص بدعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں تھی تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے طریقے کے مطابق نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے۔''

لیکن جو شخص اس مقرر تعداد سے یا اس مقرر وقت پر ان الفاظ کے ساتھ ذکر کرے جو صحیح احادیث میں مذکور ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ مثلاً یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(من قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ)

''جو شخص دن میں سو بار کہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وطو علی کل شی قدیر اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ معاف ہو جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کسی کا عمل اس سے افضل نہیں ہو گا مگر جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا' اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایات کیا ہے۔ اس طرح کے دیگر اذکار جن کے وقت اور تعداد کا تعین احادیث سے ثابت ہو جائے' ان کے وقت اور تعداد کا خیال رکھنا مشروع ہے بشرطیکہ اس کی کیفیت میں کسی قسم کی بدعت شامل نہ ہو جائے۔ ورنہ وہ ذکر مذموم بدعت میں شمار ہو گا جس طرح یہ جواب کی ابتدا میں بیان کیا جا چکا ہے۔

کبھی کبھار بدعت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس میں فوت شدہ یا دور دراز جگہ پر موجود بزرگوں سے مدد طلب کی جاتی ہے اور مشکلات کے حل کی درخواست کی جاتی ہے' اس طرح شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج1

محدث فتویٰ